

نشان دافد ۱۰۵۱۰ سر ۵

نمونه — سر ۳۳۳ تا ۲۵۳

۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶

+۱۲۸+۱۲۸+۱۲۸+۸۲+۱۶+۱۶+۱۶

(۸۰۵ صفحات) = ۳۶+۳۶+۳۶+۳۶+۳۶+۳۶

(۲۱) کتابچه سمبل

۵۵۸۷

دورثانی

هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ

سلیہ اشاعت قرآن کی دوسری ششماہی سے دورثانی کا جس کے نام پر نماز پور ہے دعا ہے کہ وہی اسکے انجام تک پہنچائے۔ آمین۔

”بچوں کی تفسیر“ کا اعلان گذشتہ ماہ سرورق کے افسانہ پر کیا جا چکا۔ راہ ہے کہ تقریباً پچاس ہزار غلبہ نشینے طیار کر لئے جائیں اور ایک کے حوالہ و وصل میں پھیلائے کی کوشش کی جائے۔

مسلمانوں کی ہر آئندہ نسل اپنے اپنے وقت میں اسلام کی علمبردار ہوگی اور قریب بیضا کے تنگ ناموں کا سارا بار اسی کے نازک کا ندھول پر ہوگا۔ ایک دن آئے گا کہ دوسری قوموں کے حملوں کا جواب انہیں فونہالوں کو دینا ہوگا، اور قوم و مذہب کی لاج انہیں کر رکھنا ہوگی اسلئے مبارک ہوئے وہ لوگ جو آغاز سے بحالجام کی فکر کریں گے۔ اور مسلمان بچوں کو قرآنی علم و عمل کے ذریعہ زندہ قرآن بنا کر اپنی جانشینی کیلئے دنیا میں چھوڑنے کی فکر کریں گے۔

”قرآنی تحریک“ کی انجام دہی کیلئے۔ انجمن سازی سے کام لیا گیا نہ خند کی فہرست کھولی گئی۔ اور نہ اب تک حکومت وقت کی کوئی امداد شریک حال ہے لہذا سوال ہو سکتا ہے کہ بچوں کے تفسیر کی طیاری کیلئے تقریباً پانچ ہزار روپیہ کی گرانٹ

رقم کہاں سے آئے گی۔ اس کے جواب میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اگر خدا کو منظور تو وہ غیب سے سامان فرما دے گا اور سب کچھ ہو جائے گا۔ اذنا اسرار شیعاً ان لیقول کن فیکون۔

ناظرین سلسلہ اشاعت قرآن سے امید ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اگر فقیر کا لہجہ ساتھ دیکھتے ہیں تو تاخیر نہ کریں گے۔ اللہ کی کتاب کو مہجوری کی حالت سے نکالنے میں وہ جو قوت صرف کریں گے اوس کا اجر اللہ پر ہوگا۔

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ قرآن مقدس جمیع عبادات اور تمامی نیکیوں کا حامل ہے اس لئے صرف اس ایک کام کا کر دینا گویا جمیع کار خیر کو انجام دیدینا ہے۔ وہاں التوفیق۔

قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام کرنے کی غرض سے ہندوستان میں سب سے پہلے ملکت نظام کن کو منتخب کیا گیا ہے تاکہ پھر برٹش انڈیا میں کام کرنا آسان ہو جائے۔

اس غرض کیلئے دس ہزار معضرائے کے خادم چھپولے گئے ہیں جن میں چند ممتاز ہستیوں کی طرف سے ایک اپیلی ہے اور آخر میں ایک تجویز۔
اللہ بزرگ دہر تر سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ موجودہ نظام ہزار گنا لیبٹا
اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ لک، و سلطنت کے دور مبارک میں اس سب سے زیادہ ضروری اور مقدس کام کو انجام تک پہنچائے تاکہ پھر دوسرے ملکوں کیلئے مثال قائم ہو جائے۔

معضرائے کی کاپیاں برٹش انڈیا میں بھی روانہ کی جا رہی ہیں اور امید کی جا رہی ہے کہ

حامیانِ قرآن اور کم سے کم ناظرینِ مسلمانانِ عرب و است آن اپنی اپنی جگہ ٹکڑے تھے
یہ اسکو کامیاب بنانے کی طرف توجہ دیا نہیں گئے۔

اپیل اور تجویز کی نقل و کتب سبیل ہے

بِقَائِلِ جَلِّ شَيْخ

ایک ہم تجویز اور ہم مطالبہ

مسلمانوں کیلئے

قرآن مجید کی تعلیم معنی مطلب کے تھانوی قراری

برادرانِ اسلام!

السلام علیکم یا ملک کے اخبارات و رسائل اور مسند اہل سنت

قرآن کے ذریعہ غالباً آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ تقریباً سال سے "قرآنی تحریک" کا کام اور پروگرام خاموشی کے ساتھ جاری ہے۔ نشانی یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم معنی مطلب ایسا تہ عام ہو، ہر شخص عمل کی نیت سے پڑھ کر یا پڑھو اگر اپنی زندگی کے اس دستور العمل سے واقفیت حاصل کرے ہر مسلمان قرآن مجید کے ذریعہ اللہ کا پیامی اور اللہ کا سپاہی بن سکے

علویتِ الہی، عبودیتِ الہی اور محبتِ الہی کا آواز بلند کر سکے تاکہ منشاءِ خداوندی پورا اخوانِ ملت! مسلمانوں کے مرض کی یہ بالکل صحیح تشخیص ہے کہ انہوں نے

قرآن مجید کو چھوڑا ہے۔ لہذا سچے جنگ اللہ کی اس رسی اور عروۃ الوثقی کو مضبوطی کیساتھ نہ پکڑینگے کوئی علاج اور کوئی تدبیر اس نہ آئے گی۔

مسلمانانِ عالم اپنی زندگی کے مقصد کو فراموش کر چکے ہیں اور آج عجیب و غریب عالم میں مبتلا ہیں۔ پس ان کو قرآن مجید یاد دلانے کو گامِ اُٹکنے پیدا کرنے والے نے اُن کو کس غرض سے پیدا کیا ہے۔ قرآن مجید کے پس پشت دلانے کا وبال مسلمانوں پر آچکا اور آج جو کچھ صائب ہیں وہ اسی کے نتائج میں اسلئے کم سے کم اب سچی نسل جانا چاہئے تاکہ خدائے قرآن کا مزید عتاب نازل نہ ہو۔ لازم ہے کہ ہر طرف سے بے نیاز ہو کر اس ایک مرکزِ عالم کو تمام نسل کو اسناد اور زمیں کے برکات کی کلید ہی ہے۔

مسلمانوں کو ایک بڑے خطرات سے بروقت آگاہ کیا جاتا ہے کہ یہ اپنی موجودہ اور آنیوالی نسل کو قرآن مجید کی تعلیم معنی بطلب کے ساتھ دینا اور دلانا لازمی سمجھیں اسلئے ذیل کی متفقہ تجویز کو آپ برادران ہر مقام پر طے کر کے گھروں اور مساجد میں درس قرآن کا انتظام کر کے درس گاہیں قائم کرا کے اور اس کام کیلئے انجمنوں کی بنیاد قائم کیے علی جامہ پہنایا

الملئۃ سلین

مولانا عبدالقدیر صدیقی	(نواب) نذیر خٹک (بہادر)
مولانا منظر الحسن گیلانی	(نواب) ذوالقادر خٹک (بہادر)
مولانا محمد پاشا (داعیہ کھڑک)	(نواب) ڈاکٹر منظر خٹک (بہادر)
ابو محمد مصلح	(نواب) محمد بہادر خاں (جاگیردار)

تجویز

ہم مسلمانانِ ساکن قرآن مجید کی تعلیم معنی بطلب کیلئے

عمل کی نیت سے متحدہ قومیت کے اصول پر اپنے اور اپنی اولاد کیلئے لازمی قرار دیتے ہیں نیز حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اور ہماری اولاد کیلئے ہماری مرکزی کتاب قرآن مجید کی تفسیر معنی و مطلب کے ساتھ دلانے کا لازمی طور پر سامان فرمائے جسکے بغیر تو ہم قابلِ قدر شہری بن سکتے ہیں اور نہ جسکے بغیر ہمارے لئے دوسری تعلیم کار آمد ہو سکتی ہے؟

سلسلہ اشاعتِ قرآن کے دور ثانی کا بھی وہی مقصد ہے جو اول کا تھا۔ یہ سلسلہ ناظرین کی توجہ کو اس کے ذریعہ قرآن متحدہ کی عظمت کرانہ یعنی لوگ سلسلہ غیر کے سمجھتے ہیں پس پوشش کرتے ہیں اور ان کیلئے دشمنانِ حق کہہ جاتے ہیں جو وہ سلسلہ ایک گروہ میں سمجھا ہوا ہمیشہ کہتے ہیں جسے جیسے جو حضرات کی حیثیت سے کبھی تو ایک کتاب کی صورت میں ہونگے اور کبھی تین چار کتاب کی صورت میں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی ہو سکتی ہیں نیز یہ وہ سلسلہ ایک مستقل جلد ہو گا اور ششماہی پرنٹ پر ایک جلد ختم ہو گی۔

کتابوں کا پیکٹ ہر ماہ بعینہ رتبہ رتی روانہ ہو گا تاکہ شائع ہونے کا احتمال باقی نہ رہے اور شکایات کا سد باب ہو جائے۔

دور ثانی سے اس بات کا بھی التزام کیا گیا ہے کہ اخیر کے ۳۲ صفحات کثرتِ قرآنی کے نام سے شائع کئے جائیں اس میں ہر ماہ وہاں ہم خط و کتابت شائع ہونگی جو قرآنی تحریک کے سلسلہ میں عمل میں آتی ہیں امید ہے کہ ناظرین کو اہم پسندیدگی کا اظہار فرمائیں گے۔

فقیر ابو محمد مصلح۔ کانامہ۔ مدیر سلسلہ اشاعتِ قرآن حیدر آباد دکن

نوٹ: چونکہ جاری اتالیقی سے شعبان تک تین ماہ کا سلسلہ شائع نہیں ہو سکا ہے اور بد گمانانہ خیالاتوں کا سلسلہ جاری ہے اسلئے طے پایا ہے کہ محض شریف ملک جی کے سلسلے پر غور کرنا چاہئے جو سنہ ۱۳۵۱ء میں شائع کر دیئے جائیں امید ہے کہ ناظرین کو اہم اکتفا فرمائیں گے (مصلح)

جلیل القدر حضرت جلیل مظلّم

پڑھو پڑھاؤ کا یہ خدا کیلئے	یہی دوا یہی اکسیر و شفا کیلئے
وہان قاری قرآن پاک کی عمرو	شمس گل کو میں ٹھکے ہو صبا کیلئے
یہی ہم ہی باعث ہی فریاد ہو	نزول رحمت فیضان کبریا کیلئے
یہ آیتیں ہیں ہر کدھر کیلئے ہم	یہ سورتیں ہیں ہر زاویہ بلا کیلئے
خوف نصیب کنایہ کتاب ہر سچا	امدی حق نے غلامانِ صطفیٰ کیلئے
ہمیں کسی کیلئے خاص نیت قرآن	صلائے علم ہر ہرند و پیرا کیلئے

مٹا دو آپ کو حجت کلام میں جلیل
جو چاہتے ہو کہ ہو زندگی سدا کیلئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

توحید

۱۰۱

الحمد لله رب العالمین

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو پروردگار ہیں سارے عالم کے
آیت شریفین میں دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ کوئی صنّ و عیبی اور کوئی وصف یا نہیں
جو خدا میں نہ ہو اور یہ بات نہ آفتاب میں موجود ہے نہ ماہتاب میں آسمان میں موجود ہے
نہ زمین میں رات میں ہے نہ دن میں نہ خاک میں ہے نہ باد میں آبی میں ہے نہ آتش میں چھوڑا
میں ہے نہ نباتات میں حیوان مطلق میں ہے نہ انسان میں جنوں میں ہے نہ ملائکہ میں
غرض یہ ہے کہ خدا کے سوا جو کچھ ہے ناقص اور محتاج ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ ان سب کی
پرورش ان سب کے اندر کے فوائد ان سب کے اندر کے اوصاف جو کچھ بھی ہیں اول سب
مشرقیہ خدا کی ذات ہے وہیں سے ہر عالم کی تخلیق پوری ہوتی ہے اگر وہ چاہے تو
لمحہ بھر میں ان سب کو نیست و نابود کر دے اور وہ اگر اپنا پرورش کا ہاتھ ان سب
اٹھالے تو یہ سب بیکار محض ہو کر رہ جائیں۔ آفتاب و ماہتاب زمین و آسمان روز و شب
خاک و باد آب و آتش جمادات و نباتات حیوان و انسان جن اور ملائکہ سب کے
سب اپنے اپنے کام اور فائدے سے خالی ہو جائیں تو نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ پھر جو کچھ
ہے خدا ہی ہے اور جمیع عبادات کا مستحق اوس کے سوا کوئی نہیں۔ بلکہ اپنی اپنی جہت سے
اور اپنے اپنے عالم میں یہ سب اوس کے عبد ہیں اور صرف اللہ ہی جو سبکی ذات مبدع و
مستطیع جس قوم کی مذہبی کتاب کا آغاز ہی وحدت پر مبنی ہوا اوس میں اتحاد و اتفاق

سورۃ	رکوع	وَاللّٰهُ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَانْظُرْ لَوْ فَتَرَ مَا لَمْ يَكُنْ اِيْسَا هَكَذَا
التکوہ	۱۲	اِنَّ اللّٰهَ وَاَمِيعُ عَالِمُوْهُ
اور اللہ کی مخلوق میں مشرق بھی اور مغرب بھی اور ہر طرف جس طرف بھی منہ کرے		
اور ہر اللہ تعالیٰ کا رخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ محیط ہیں کو اہل عالم ہیں۔		

آیت شریف سے باتوں کا اظہار ہے اول ایک تویہ کہ وہ لامکان ایسا ہے کہ جس کا ہر جگہ مکان ہے مشرق و مغرب شمال و جنوب تحت و فوق عرض و کوئی سمت ایسی نہیں جہاں اور جس طرف اس کا رخ نہ ہو آہ بادہ بھی کیا ہے اور اس کا رخ بھی کیا ہے جیسے جنوب سے عالم معبود ہوتا ہے مگر اسے اپنی بدستی پر کہ کچھ سوچائی نہیں دیتا۔

معبود ہوتا ہے عالم میں اور تیسرا ازماہ تاباں ہی سب سے ظہور تیسرا اگر حرف بے نیازی سرزد نیاز سے ہو پیلے میں خاک کے ہے پیار غرور تیسرا دومری بات یہ ہے کہ اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں اور وہ بھی کہ کوئی وہی تو ہے جو ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ بات یہ تھی کہ یہود نے بیت المقدس کی طرف سے کعبۃ اللہ شریف کی طرف قبلہ بدل جانے پر اعتراض کیا تو کہا گیا کہ قبلہ کی عنبر عن تو کی کوئی اور وحدت کا حصول ہے اور یہ بھی کہ حکم کی بجا آوری ہو ورنہ دوسرے اعتبار سے تو ہر طرف خدا اور خدا کا رخ ہے اور مقررہ عبادات کے علاوہ ہر آن اور ہر کند کی عبادت اللہ کے بندوں سے آپ سے آپ سرزد ہوتی رہتی ہے۔ یہی سب ہے کہ پیلے کے لوگ جو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے اور اپنی عبادت ضائع نہیں گئی۔ یہ بات سمجھ کی ہے وہی سمجھے گا جس کو ملازم مستقیم نصیب ہو۔

رکوع	سورہ	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ
۱۳	البقرہ	اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے تعالیٰ اولاد رکھنا ہے۔ سبحان اللہ

آیت شریف میں یہ بتلایا گیا ہے کہ خدا کے کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ بلکہ وہ سرے سے بنی بی بی نہیں رکھتا۔ پس اولاد کہاں سے آئے گی۔ بنی بی تو احتیاج کی پوری کرنے والی ہے تو بنی بی والا محتاج ہوا اور یہ ایک عیب ہے حالانکہ اللہ خود وہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے اور اسکو کسی قسم کی احتیاج نہیں۔

چونکہ اولاد کا ہونا عقلاً ممکن نہیں اس لئے یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب وغیرہ کو جو خدا کے بیٹا اور بیٹی ہونے کے قائل تھے ان کے خیال اور قول کو مہل بتلایا گیا اور انہما تعجب کیلئے سبحان اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اسی لئے یہ تو ہیں توحید پرستی سے خارج ہیں۔ ایک مسلمان جو اپنے کو توحید پرست کہتا ہے وہ اس قسم کے دھوکہ گمان سے پاک ہوتا ہے۔

رکوع	سورہ	وَالْحُكْمُ لِلَّهِ وَاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
۱۹	البقرہ	اور جو تم سب کا معبود ہے وہ تو ایک ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

آیت شریف میں اول تو اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے اور پھر ان صفات کا جس میں اس کے سوا کوئی دوسرا کامل نہیں اس لئے وہ صفات دلیل ہیں اسکی وحدانیت پر پس وہ ایسا معبود ہے جو سب کا معبود ہے۔

رکوع	سورہ	اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
۲۲	البقرہ	اللہ! اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے۔ سینہا نہیں دالا ہے

آیت شریفہ کا جو حصہ ترتیب عنوان ہے اس میں اول تو اللہ تعالیٰ کی توحید مذکور ہے
پھر یہ جو صفات ہیں حق اور قیوم کا بیان ہے بے شک سمجھ و ذوق ہو سکتا ہے اور ابتداء اوی
کی گنج گنجی ہے جو ہمیشہ سے ہوا اور ہمیشہ رہے جو باقی ہو جس کو نہ ہو اور جو نہ ہو اور جو نہ ہو
اور تمام عالم اوی کے سنبھالنے سے سنبھلے ہوئے ہوں۔ چوری آیت میں آگے اور پچھلی صفت
مذکور ہیں جن کا مطلب بھی یہی ہے کہ صفات سے ذات کی طرح صعود کیا جائے اور جسمیں
یہ صفات موجود ہوں اوی کو جو وہ سمجھ کر سمجھ دعویتہ ادا کیا جائے۔

سورۃ	نور	اَقْلُ يَا هَٰذَا الَّذِي تَعَالَىٰ اِلَىٰ كُلِّ مَنَّا وَآدَارُ الْاَرْضِ اِلَيْهِ
بقرہ	۲۵۵	اَلَا لَیْسَ بِاللّٰهِ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا فَتَنُكَ اللّٰهُ لَشَيْءٍ خَلَقَ
		بِشَيْءٍ لَّيَعْلُنَ لِبَعْضِ الْبَعْضِ اَلَمْ يَرَا مَا يَدْرُوْنَ اللّٰهُ خَالِدٌ تَوَّابٌ
		فَقُولُوا الشّٰهَدُ وَاَبَا نَا مُسْلِمُوْنَ
		آپ فرما دیجئے کہ نے بزرگ کتاب و ایک ایسی بات کہ یوں کہ ہمارے اور تمہارا
		درمیان برابر ہے کہ بخراشتہ تاملنے کے کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ
		تعالیٰ کیا تہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو
		اب نہ قرار دے۔ خدا تعالیٰ کے سوا۔ پھر اگر وہ لوگ نہ مانیں تو تم لوگ
		کہہ دو کہ تم اسکے گواہ رہو کہ ہم تو اتنے دلتے ہیں۔

آیت شریفہ میں اول تو توحید کا بیان سمجھنا چاہئے پھر چرچہ اہل کتاب کو توحید
کی دعوت دینا اس کے ساتھ ہی یہی کہ ساری آسمانی کتابوں میں توحید ہی اہل چیز تھی
پھر یہ کہ اگر توحید جیسی اصل و ضروری مسلم اور مشترک چیز کو بھی یہ نہ مانیں تو پھر مسلمان اپنے
مسلمان ہونے کا انکو یقین دلا دیں اور ان کی بیدینی سے بیزاری کا اظہار کریں۔

اہل کتاب کسی بکسی حیثیت سے توحید کے قائل تو ہوتے ہیں مگر باوجود اس کے
شُرک و کفر کو بھی نہیں چھوڑتے اور تاویلات وغیرہ سے اپنے اہل دیں سے برگشتہ ہوتے
ہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ۔ منہدو، وغیرہ۔

غیر سے دیکھا جائے تو اسی کے اسباب ہوتے ہیں جو کچھ اوزطابہ طور پر اہل کتاب کو
شُرک و کفر میں مبتلا کرتے ہیں۔ الوہیت حق تعالیٰ کے صفات خاصہ میں سے جو اس میں
کیونکہ شُرک کرنا بھی شُرک ہے اور ایک سے زیادہ معبود کا گھر لینا بھی شُرک ہے اللہ کے سوا
کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا بھی شُرک ہے مطاع علی الاطلاق سے علماء اور مشائخ
کو آراستہ سمجھنا بھی شُرک ہے ازین قبیل تمایل اور تقادیر سے دل لگانا بھی شُرک ہے وغیرہ
شُرک ہی وہ گناہ ہے جو خدا کے تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے اور اس پر جو کہ سارے
گناہ و خبیثہ سے جا ملے لیکن شُرک نہیں سمجھا جائے گا اس لئے مسلمان ہونے کو توحید پرست
کہتے ہیں اور ان کو لازم ہے کہ شُرک کے حلقہ اقسام سے ایسا پرہیز کریں جیسا سانپ اور کھجور
سے، زہر سے اور آگ وغیرہ سے بلکہ اس سے بھی زیادہ خوف و وحشت اور سختی کیساتھ
لازم کہ شُرک علی و خفی میں سے کسی کے پاس نہ پہنچیں۔ اور اس قول و فعل اور عقیدے
بھی ہیں جس میں شائبہ شُرک یا اشتباہ شُرک بھی موجود ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ أَقْسَامِ الشِّرْكِ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

رسالت

سورۃ	رکوع	وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ	پیغمبر خدا انزال کی رسالت
البقرہ	۱	وَمَا أُنْزِلَ مِنْ فَتَاكَ	

قرآن مجید اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ پر آماری گئی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے آماری جا چکی ہیں۔

آیت شریفہ کے حصہ بالا میں پیغمبر آخر الزماں کی رسالت کو جمیع نوع انسان کیلئے ظاہر کیا گیا ہے اور امت محمدیہ علم کے ایساں میں اس بات کو داخل کیا گیا ہے کہ وہ جس طرح قرآن مجید کو پیغمبر آخر الزماں پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب مانیں اسی طرح اس سے پہلے کی کتابوں اور اوس کے حامل انبیاء و رسل کو بھی سچا جانیں۔

سورۃ	کوہ	اَنَا اَنْزِلْتُ مَلٰٓئِكًا بِالْحَقِّ بِشِيرَآءٍ
البقرہ	۲۳	نَذِيرًا وَّاَنَّا مُنْذِلُ الْغٰثِ الْخٰثِیَةِ
		ہم نے آپ کو حق کی بات بھیجا ہے کہ خوشخبری سناتے رہے اور ڈرنا
		رہے اور آپ سے دوزخیوں کے بارے میں پریشانی نہ ہوگی۔

آیت شریفہ میں پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین و ذکر بھیجے جانے کا ذکر ہے پھر یہ کہ آپ اس کے قبول کرنے والوں کو خوشخبری سناتے رہیں اور نہ جانے والوں کو نہ اسے ڈرائیں نہ خوشخبری جنت کی اور نہ ضائع الہی کی، ڈرنا دوزخ سے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضا مندی سے۔

انبیاء رسل کے مراتب	يَاۤاَيُّهَا الرُّسُلُ قَدْ خَلَلْنَا لَكُمْ اَلْبَعْضَ عَلٰی الْبَعْضِ	کوہ	سورۃ
یہ رسل ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فوقیت بخشی ہے	۲۳	البقرہ	

انبیاء و رسل کے اہل منصب میں تو کوئی فرق نہیں جیسا کہ بعض دوسری آیات سے ثابت ہے مگر ایک سے دوسرے کی فضیلت اور کئی تعلیمات کے کمال ہونے اور قوم و ملک اور زمانہ کی قلت و کثرت کی وجہ سے ضرور ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ

علیہ السلام کا مرتبہ بہت ہی بلند ہے۔

سورہ	زکوع	اِنَّ مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ لِّمِثْلِ اٰدَمَ وَخَلَقَ مِنْ تَرَابٍ نَّوَّارٍ
ال عمران	۱۸	قَالَ لِمَنْ تَصِفُنَا هٰ
		بیشک مثال عیسیٰ کی آیت کے نزدیک مانند مثال آدم کے نزدیک آدم کو
		مسیٰ سے بنایا پھر انکو علم دیا کہ جو جاسیں وہ ہو گئے۔

آیت شریفہ کا اصل مطلب یہ ہے کہ چاہے رسول ہی ہوں اور افویٰ پیدا انش
حالت عجیبہ سے ہی جو تاہم وہ الوہیت کو نہیں پہنچ سکتے وہ سہراں میں مخلوق اور عبد میں
آیت شریفہ میں نفاری کے اس خیال کی تردید ہے کہ حضرت علی علیہ السلام
جو بے باپ کے پیدا ہوئے تو لغو باللہ اللہ کے بیٹا ہیں کیونکہ اُنکے خیال میں بے باپ
کے کسی کا پیدا ہونا مستبعد تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی بڑھ کر حضرت آدم علیہ السلام کی
مثال دی کہ وہ تو بے باپ ہی کے نہیں بلکہ بے ماں کے بھی پیدا ہوئے تھے اور انکو شان
الوہیت سے کوئی بھی متصف نہیں کرتا تو حضرت عیسیٰ السلام کی پیدائش میں کیوں ایسے
خلاف استدلال کیا جائے۔

آیت شریفہ سے نصاریٰ کے عقل اور سمجھ کی کمی بھی ظاہر ہے اور حقیقت میں
توحید اور رسالت کو تو یہ جب نہ سمجھ سکے تو چاہے سب کچھ سمجھا کر میں نادان ہی ہیں
آیت شریفہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا مٹی سے بنایا جانا اور اللہ تعالیٰ کا
اپنے علم کے مطابق کہنا کہ مبداء ہو جا اور وہ ہو گئے اس کا بھی اخیر میں بیان ہے۔

سورہ	زکوع	مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يَقُولَ اِنَّ اللّٰهَ الْكَتِبَ وَالْحَكْمَ
ال عمران	۸۰	وَالنَّبِيُّ لَا يَقُولُ لِلنَّاسِ كُوفُوا عِبَادًا لِّىْ مِنْ

رَوَى اللَّهُ وَلَكِنْ كَوْنُ اسْمِهِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَلَيْسَ بِهِ الْقَوْلُ
تَدْرُسُونَهُ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَسْوَآءًا
بِأَيْمَانِكُمْ بِالْكَفَرِ نَعْدُ إِذَا أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

کسی بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب و نعم اور بنوۃ عطا فرمائے
مجھ وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے بندے بن جاؤ خدا نے تمہارے کو جو چھوڑ کر رکھا ہے
کہ تم لوگو! اللہ والے بن جاؤ جو جس کے کہ تم اس کی کتاب سکھاتے ہو اور جو جو
اس کے کہے ہو اور یہ بات بتلاوے گا کہ تم فرشتوں کو اور نبیوں کو رب قرار
دے دو۔ کیا وہ تم کو کفر کی بات بتلاوے گا۔ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔

آیت شریفہ کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ انبیاء و مرسلین پر توحید کا قبول
کرنا تو خود واجب تھا لہذا انکی تعلیمات توحید کے خلاف کیوں کر ہو سکتی ہیں۔ انکو
خدا کی طرف سے کتاب اور دین کی سمجھ ملتی ہے جس میں اول درجہ پر کفر و شرک
کی ممانعت ہوتی ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ اللہ کے خاص بندے اللہ کی توحید کو
ترک کر کے لوگوں سے اپنی پرستش کرانے لگ جائیں انبیاء علیہم السلام تو بندوں کو
اللہ والا بنانے کا فرض انجام دیتے ہیں وہ تو عبد کا معیوہ سے رشتہ قائم کرانے میں
وہ توجہ کہیں گے تو یہی کہ ہر طرف سے گذر اللہ سے جز جاؤ اور خدا تعالیٰ کی ہی عبادت کرو
بنی جس طرح اپنے کو صرف بشر موصوف بالنبوت سمجھے گا اسی طرح فرشتوں کو
اور دوسرے نبیوں کو ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہی کہے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انکو اکوۃ
کی شان سے متصف کرے اس لئے کہ یہ تو کفر کی باتیں ہیں جو منصب نبوت سے کوئی
تعلق نہیں رکھتیں۔ یعنی نبوت اور امر باشرک ہرگز جمع نہیں ہو سکتا۔ بہر حال نبی کی تعلیم

س کے خلاف ہوگی وہ صرف اللہ تعالیٰ کی توحید کھلائے گا اور امداد اللہ تعالیٰ کی عبادت کو کہے گا
 کتاب اللہ شریف کو سکھانا اور خود بھی اسکی تلاوت کرتے رہنا جس میں توحید
 کا تعلیم اصل شے ہے اس بات کی متعاضی ہے کہ تسبیح انبیاء و رسل بھی خالص توحید
 پرست ہوں یہ سنان ہو کر توحید سے گشتگی اور رسالت کے فرق کو نہ سمجھنا کہ جو کفر مکمل ہے
 آیت شریف میں اس قدر استہام اس لئے ہے کہ عوام جماعت اور عبادت کے
 فرق کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں اور خواص پرستہ سے جو باتیں اور چھوٹے نہایت جس پتیر
 متھی اور رسول کا مرتبہ انسانوں میں سب سے بڑا تھا اس لئے خطرات میں از پیش تھے
 جس سے انسانی کمزوریاں اثر پذیر ہوئیں لہذا اس کا سختی کے ساتھ رد باب کیا گیا
 انسان جس کے اندر پریش اور عبودیت کا مادہ فطری طور پر ودیعت ہے وہ
 پریش کرے گا اور مزدور کرے گا۔ لیکن وہ صرف معبود مطلق کی پریش کیلئے پیدا کیا گیا
 اس لئے ہر پریش سے روکا گیا ہے اور چونکہ توحید پرستی صرف اسکی سختی ہے اس لئے
 ہر اقسام کی عبادت اور غیر اللہ کی پریش کو گنا و عظیم اور کفر و شرک کہا گیا۔
 قابل لحاظ یہ امر بھی ہے کہ اشرف المخلوقات اوسى وقت تک اشرف ہے جب تک
 توحید پرست ہے اور جہاں اس اعلیٰ مقام سے ہٹا کہ معلوم نہیں کس تحت اللہ میں
 جا کر گیا یہی سبب ہے کہ خدا کو چھوڑتا ہے تو پھر پتھر پتھر اور گائے بیل کو پوجنے لگتا ہے
 خداوند! مسلمانوں کو ہر طرح کے شرک سے بچا اور حلقہ اقوام عالم کو توحید پرست بنا

